OPEN ACCESS
ACTA ISLAMICA
ISSN (Print): 2411-7315
http://sbbu.edu.pk/actaislamica

مردوزن کے اختلاط سے متعلق جاوید احمد غامدی کا موقف اور جمہور فقہا کے آرا

The stance of Javed Ahmed Ghamidi and the other jurists regarding the intermingling of men and women

Shagufta Begum
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, Shaheed Benazir Bhutto Women University Peshawar
Shago_85@yahoo.com

Dr. Khadija Aziz
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Shaheed Benazir Bhutto Women University Peshawar
khadija.aziz@sbbwu.edu.pk

Abstract

Allah has appointed the Muslim ummah on the prominent portfolio of leadership.This very portfolio is the seeker of several abilities and attributes. One of the most significant and prime attributes among these are provisions for solution of future problems. Scholars of the Islamic jurisprudence have emphasized over demarcating the needs of the umma, and safeguarding the religion, self (nafs), mind, material, race and flexibility in all aspects through their valuable independent reasoning (ijtehad). However, Javed Ahmed Ghamidi advocates the flexibility of male-female intermingling and shaking hands viz tolerance and relaxation. Under the garb of this flexibility, he even goes in the opposite direction of shariah i.e., going against the Islamic jurisprudence. This will have far reaching adverse impacts on Islam alone is humanity.

In this article, I have analyzed the stance of Javed Ahmed Ghamidi and other Islamic jurists on the theme of men & women intermingling. I have further explored repercussions of Ghamidi's views on Islam in general and Islamic jurisprudence in particular.

Key words: *Javed Ghamidi's stance, Islamic Jurists' views, men-women intermingling, Shariah law, Ijtehad, Muslim Umma*

معاشرے میں بڑھتے ہوئے جرائم، معصوم بچیوں کے ساتھ زیادتی اور مینار پاکستان جیسے واقعات کی روک تھام کے لئے درجہ زیل اقدامات ضروری ہے

۱۔ پردے کا مکمل اسلامی نظام قائم کیا جائے۔

۲۔ تعلیمی اداروں میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے الگ کلاسیز کا انتظام کیا جائے۔

۳۔ میڈیا پر پابندی لگائی جائے کہ جو لوگ اسلام کے خلاف اور اسلامی تعلیمات کے خلاف سازشیں کر کے معصوم لوگوں کو اسلام سے روگردانی پر مجبور کر رہے ان کے پروگرامز بند کر دئے جائیں۔

۴۔ نام نہاد اسلامک سکالرز کے کے تقاریر پر مکمل پابندی اور ان کو ٹی وی پروگرامز میں بلانے پر پابندی لگائی جائے۔

cc BY

۵۔اسلامی قوانین کا مکمل اہتمام کیا جائے۔

جاوید احمد غامدی کا نظریہ مرد وزن کا اختلاط:۔

جاوید احمد غامدی لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اخلاقی مفاسد سے معاشرے کی حفاظت اور باہمی تعلقات میں دلوں کی پاکیزگی قائم کرنے کے لیے مرد وزن کے اختلاط کے آداب مقرر فرمائے ہیں اور یہ تنبیہ بیان کی ہے کہ دوسروں کے گھروں میں جانے اور ملنے جلنے کا یہی طریقہ ہے اور اگر لوگ اس کا خیال رکھے گے تو یہ ان کے لیے باعث خیر و برکت ہو گا۔ان طریقوں کی پابند ہونا از حد ضروری ہے، قرآن میں اللہ تعالیٰ نے یہ تنبیہ کی ہے کہ اللہ انسان کے ہر عمل اور نیت و ارادوں سے واقف ہے۔[1]

سورہ نور میں اللہ تعالیٰ نے ان اداب کا ذکر کچھ اس طرح سے کیا ہے۔

"یٰٓاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَدۡخُلُوۡا بُیُوۡتًا غَیۡرَ بُیُوۡتِكُمۡ حَتّٰى تَسۡتَاۡنِسُوۡا وَتُسَلِّمُوۡا عَلٰٓى اَهۡلِهَا ذٰ لِكُمۡ خَیۡرٌ لَّـكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ ۔فَاِنۡ لَّمۡ تَجِدُوۡا فِیۡهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدۡخُلُوۡهَا حَتّٰى یُؤۡذَنَ لَـكُمۡ‌ۚ وَاِنۡ قِیۡلَ لَـكُمُ ارۡجِعُوۡا فَارۡجِعُوۡا‌ۚ هُوَ اَزۡكٰى لَـكُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ عَلِیۡمٌ ۔لَـیۡسَ عَلَیۡكُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَدۡخُلُوۡا بُیُوۡتًا غَیۡرَ مَسۡكُوۡنَةٍ فِیۡهَا مَتَاعٌ لَّـكُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ یَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ وَمَا تَكۡتُمُوۡنَ ۔قُلْ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِهِمۡ وَیَحۡفَظُوۡا فُرُوۡجَهُمۡ‌ؕ ذٰ لِكَ اَزۡكٰى لَهُمۡ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا یَصۡنَعُوۡنَ ۔وَقُلْ لِّلۡمُؤۡمِنٰتِ یَغۡضُضۡنَ مِنۡ اَبۡصَارِهِنَّ وَیَحۡفَظۡنَ فُرُوۡجَهُنَّ وَلَا یُبۡدِیۡنَ زِیۡنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنۡهَا‌ وَلۡیَـضۡرِبۡنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُیُوۡبِهِنَّ‌ وَلَا یُبۡدِیۡنَ زِیۡنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوۡلَتِهِنَّ اَوۡ اٰبَآئِهِنَّ اَوۡ اٰبَآءِ بُعُوۡلَتِهِنَّ اَوۡ اَبۡنَآئِهِنَّ اَوۡ اَبۡنَآءِ بُعُوۡلَتِهِنَّ اَوۡ اِخۡوَانِهِنَّ اَوۡ بَنِىۡۤ اِخۡوَانِهِنَّ اَوۡ بَنِىۡۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوۡ نِسَآئِهِنَّ اَوۡ مَا مَلَـكَتۡ اَيۡمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيۡنَ غَيۡرِ اُولِى الۡاِرۡبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفۡلِ الَّذِيۡنَ لَمۡ يَظۡهَرُوۡا عَلٰى عَوۡرٰتِ النِّسَآءِ‌ ۖ وَلَا يَضۡرِبۡنَ بِاَرۡجُلِهِنَّ لِيُـعۡلَمَ مَا يُخۡفِيۡنَ مِنۡ زِيۡنَتِهِنَّ‌ ؕ وَتُوۡبُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِيۡعًا اَيُّهَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۔"[2]

"اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو۔جب تک تعارف پیدا نہ کر لو۔ اور گھر والوں پر سلام بھیج لو۔یہ طریقہ تمھارے لیے بہتر ہے۔تاکہ تمہیں یاد دہانی حاصل رہے پھر اگر وہاں کسی کو نہ پاؤ تو داخل نہ ہو۔جب تک تمہیں اجازت نہ دی جائے اور اگر تم سے کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو لوٹ جاؤ۔یہی طریقہ تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے اس میں البتہ کوئی مضائقہ نہیں کہ تم اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ۔جو کسی کے رہنے کی جگہ نہیں ہیں اور ان میں تمہارے لیے کوئی منفعت ہے اور اللہ کو معلوم ہے جو تم ظاہر میں کرتے ہو اور جو کچھ چھپاتے ہو۔مومن مردوں سے کہہ دو (اے پیغمبر کہ ان گھروں میں اگر عورتیں ہو تو) وہ اپنے نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے۔اس میں شبہ نہیں کہ جو کچھ وہ کرتے ہیں۔اللہ اس سے پوری طرح واقف ہے۔اور مومن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نظریں بچا کر رکھیں۔اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کی چیزیں نہ کھولیں، سوائے ان میں سے جو کھلی ہوتی ہیں۔اور اپنی اوڑھنیوں کے انچل اپنے سینوں پر ڈالے رہیں۔اور زینت کی چیزیں نہ کھولیں مگر اپنے شوہر کے سامنے یا اپنے باپ، اپنے شوہر کے باپ، اپنے بیٹوں، اپنے شوہر کے بیٹوں، اپنے بھائیوں کے بیٹوں، اپنی بہنوں کے بیٹوں، اپنے میل جول کی عورتوں اور اپنے غلاموں کے سامنے یا ان زیر دست مردوں کے سامنے جو عورتوں کی خواہش نہیں رکھتے یا ان بچوں کے سامنے جو عورتوں کی پردے کی چیزوں سے واقف نہیں ہوئے۔اور اپنے پاؤں زمین پر مارتی ہوئی نہ چلیں کہ ان کی چھپی ہوئی زینت (لوگوں کے لیے) ظاہر ہو جائے۔اور ایمان والوں سب مل کر اللہ سے رجوع کرو تاکہ تم فلاں پاؤ"۔

جاوید احمد غامدی لکھتے ہیں کہ ان آیات میں درجہ ذیل آداب بیان ہوئے ہیں۔

"جب ایک دوسرے کے گھروں میں جانے کی ضرورت پیش آجائے تو بغیر اجازت کے داخل ہونا جائز نہیں ہے۔ مناسب طریقہ یہ ہے کہ دروازے میں کھڑے ہو کر پہلے سلام کیا جائے اور اپنا تعارف کیا جائے اگر گھر والے سلام کا جواب دیں اور گھر میں آنے کی اجازت دیں تو گھر میں داخل ہو جاؤ۔ لیکن اگر گھر میں جواب دینے کے لیے کوئی موجود نہ ہو یا موجود ہو اور وہ جواب نہ دے یا یہ کہہ دیا جائے کہ اس وقت ملنا ممکن نہیں تو اس بات میں کوئی خفگان و تنگی محسوس نہ کی جائے اور واپس ہو جاؤ۔"[3]

نبی کریم ﷺ نے اس حکم کی وضاحت میں تین دفعہ اجازت مانگنے کا حکم دیا ہے۔

"عن ابی سعید الخدری قال کنت فی مجلس من مجالس الانصار اذجاء ابو موسی کانہ كُنْتُ في مَجْلِسٍ مِن مَجَالِسِ الأنْصَارِ، إذْ جَاءَ أبو مُوسَى كَأنَّهُ مَذْعُورٌ، فَقالَ: اسْتَأْذَنْتُ علَى عُمَرَ ثَلَاثًا، فَلَمْ يُؤْذَنْ لي فَرَجَعْتُ، فَقالَ: ما مَنَعَكَ؟ قُلتُ: اسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ فَرَجَعْتُ، وقالَ رَسولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ: إذَا اسْتَأْذَنَ أحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ له فَلْيَرْجِعْ فَقالَ: واللَّهِ لَتُقِيمَنَّ عليه بينتہ، أمِنكُم أحَدٌ سَمِعَهُ مِنَ النبيِّ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ؟ فَقالَ أُبَيُّ بنُ كَعْبٍ: واللَّهِ لا يَقُومُ معكَ إلَّا أصْغَرُ القَوْمِ، فَكُنْتُ أصْغَرَ القَوْمِ فَقُمْتُ معهُ، فأخْبَرْتُ عُمَرَ أنَّ النبيَّ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ قالَ ذلكَ"[4]

"حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ سے روایت ہے کہ میں انصار کی ایک مجلس میں تھا کہ ابو موسی رضی اللہ عنہ تشریف لائے جیسے گھبرائے ہوئے ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے عمر رضی اللہ سے یہاں تین مرتبہ اندر آنے کی اجازت چاہی لیکن مجھے کوئی جواب نہیں ملا اس لیے واپس چلا آیا (عمر رضی اللہ کو معلوم ہوا) تو انہوں نے دریافت کیا کہ (اندر آنے میں) کیا بات مانع تھی؟ میں نے کہا کہ میں نے تین مرتبہ اندر آنے کی اجازت مانگی اور جب مجھے کوئی جواب نہیں ملا تو واپس چلا گیا۔ اور رسول ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کسی سے تین مرتبہ اجازت چاہے اور اجازت نہ ملے تو واپس چلے جانا چاہیے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: واللہ تمہیں اس حدیث کی صحت کے لیے گواہ لانا ہو گا (ابو موسی رضی اللہ نے مجلس والوں سے پوچھا) کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جس نے نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث سنی ہو؟ ابی بن کعب نے کہا کہ اللہ کی قسم تمہارے ساتھ (اس کی گواہی دینے کے سوا) جماعت میں سے کم عمر شخص کے کوئی اور نہیں کھڑا ہو گا ابو سعید نے کہا اور میں ہی جماعت کا وہ سب سے کم عمر آدمی تھا میں ان کے ساتھ اٹھ کھڑا ہو گیا اور عمر رضی اللہ سے کہا کہ واقعی نبی کریم ﷺ نے ایسا فرمایا ہے۔"

جاوید احمد غامدی آیات کی وضاحت میں مزید آداب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"کہ حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اجازت عین دروازے پر کھڑے ہو کر اور گھر میں اندر جھانک کر نہ مانگی جائے کیونکہ اجازت کا مطلب ہی یہی ہے کہ اجازت لیتے وقت گھر والوں پر نظر نہ پڑے اس لیے جب گھر میں کسی کے جانا مقصود ہو تو دروازے پر یعنی گھر کے باہر کھڑے ہو کر اجازت مانگی جائے۔"[5]

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"حدثنا علی بن عبداللہ حدثنا سفیان قال: الذہری حفظتہ کما انک ھاھنا۔ عن سھل بن سعد قال: اطلع رجل من حجر فی حجر النبی ﷺ ومع النبی ﷺ مدری یحک بہ رأسہ فقال: "لواعلم انک تنظر لطعنت بہ فی عینک إنما جعل الاستئذان من أجل البصر۔"[6]

"علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے ان سے ذہری نے بیان کیا (سفیان نے کہا کہ) میں نے یہ حدیث ذہری سے سن کر اس طرح یاد کی ہے کہ جیسے تو اس وقت یہاں موجود ہو اور ان سے سھل بن سعد نے کہ ایک

شخص نے نبی کریم ﷺ کے حجرہ میں کسی سوراخ سے دیکھا۔آنحضرت ﷺ کے پاس اس وقت ایک کنگھا تھا جس سے آپ ﷺ سر مبارک کھجا رہے تھے آنحضرت ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم جھانک رہے ہو تو یہ کنگھا تمہاری انکھ میں چبھوا دیتا۔(اندر داخل ہونے سے پہلے اجازت مانگنا تو ہے ہی اس لیے کہ اندر کی کوئی ذاتی چیز)نہ دیکھی جائے۔"

قرآن مجید میں "بیوتا غیر مسکونہ" کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں ان سے مراد وہ جگہ ہیں جہاں پر لوگوں کی بیویاں بچے نہ رہتے ہو ان مقامات پر یہ پابندی نہیں ہے ان مقامات میں ہوٹل، دکانیں، دفاتر، مہمان خانے، سرائے وغیرہ اجازت کی کوئی پابندی نہیں ہے۔[7]

" قال ابو هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم" إن الله كتب على ابن آدم حظه من الزنا ادرك ذلك لا محالة، فزنا العين: النظر، وزنا اللسان: المنطق، والنفس: تمنى وتشتهي، والفرج: يصدق ذلك كله يكذبه"[8]

"حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے معاملے میں زنا میں سے اس کا حصہ لکھ دیا ہے۔جس سے وہ لا محالہ دوچار ہو گا پس آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا بولنا ہے، دل کا زنا یہ ہے کہ وہ خواہش اور آرزو کرتا ہے۔پھر شرمگاہ اس خواہش کو سچا کرتی ہے یا جھٹلا دیتی ہے۔"

"عن جرير بن عبدالله قال: سالت رسول الله عن نظر الفجاءة فامرني ان اصرف بصري"[9]

"سیدنا جریر بن عبداللہ سے روایت ہے۔میں نے رسول ﷺ سے پوچھا اچانک نظر پڑھنے کو؟آپ ﷺ نے حکم دیا مجھ کو نگاہ پھیر لینے کا۔"

"عن عبد الله بن عباس رضي الله عنه، قال: كان الفضل رديف النبي صلى الله عليه وسلم، فجاءت امراة من خثعم، فجعل الفضل ينظر إليها وتنظر إليه، فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يصرف وجه الفضل إلى الشق الآخر، فقالت:" إن فريضة الله ادركت ابي شيخا كبيرا لا يثبت على الراحلة، افاحج عنه؟ قال: نعم، وذلك في حجة الوداع."[10]

"عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما نے بیان کیا کہ فضل بن عباس رضی اللہ عنھما رسول اللہ ﷺ کی سواری پر پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔اتنے میں قبیلہ خشعم کی ایک عورت آئی فضل رضی اللہ عنہ اس کو دیکھنے لگے اور وہ فضل رضی اللہ عنہ کو دیکھنے لگی۔اس لیے نبی کریم ﷺ نے فضل کا چہرہ دوسری طرف پھیرنے لگے۔اس عورت نے کہا کہ اللہ کا فرئضہ (حج) نے میرے بوڑھے والد کو اس حالت میں پالیا ہے کہ وہ سواری پر بیٹھ بھی نہیں سکتے تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں "یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔"

چوتھی بات جو ان آیات میں کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ مرد وزن ستر کی جگہوں کو زیادہ چھپائے تاکہ ایک دوسرے کے لیے کوئی میلان پیدا نہ ہو۔مرد وزن دونوں کے لیے یہ حکم ہے، کہ ایسے مواقع پر ایسا لباس پہنے، جو زینت کے ساتھ اعضائے صنفی کو چھپانے والا ہو۔اگر ملاقات مرد، عورت کی ہو، تو ایسا لباس پہنے کے اٹھتے بیٹھتے وقت کوئی شخص برہنہ نہ ہو جائے۔"[11]

اگر کسی ضرورت کی تحت ملاقات ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔صرف اتنا خیال رکھے کہ نگاہوں میں کوئی میلان نہ ہو۔دل میں ایک دوسرے کیلئے کوئی غلط خیال نہ آئے۔[12]

پانچویں بات یہ بتائی گئی ہے۔کہ عورتیں اپنے قریبی اعزہ اور متعلقین کے علاوہ کسی شخص کے سامنے اپنی زیب وزینت کی کوئی چیز ظاہر نہ ہونے دیں۔البتہ ہاتھ پاؤں اور چہرے کا بناؤ سنگھار اور زیورات وغیرہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں، یہ عادتاً کھلی ہی ہوتی ہیں۔

قرآن مجید میں اس کے لیے "الاماظھر منھا" کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ان اعضا کے علاوہ عورتیں باقی ہر جگہ کی زیبائش کو چھپا کر رکھے۔حضور ﷺ نے عورتوں کو باہر نکلتے ہوئے تیز خوشبو لگانے کو ناپسند فرمایا ہے۔[13]

عن ابی هريرة قال: لقيته امرأة وجد منها ريح الطيب ينفح ولذيلها اعصار، فقال: يا امة الجبار! جئت من المسجد: قالت: نعم،قال: وله تطيبت قالت: نعم قال: إني سمعت حبي ابا القاسم ﷺ يقول: لاتقبل صلاة لامرأةٍ تطيبت لهذا المسجد حتى ترجع فتغتل غسلها من الجنابة۔[14]

"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ کو ایک عورت ملی انہوں نے اس سے عطر کی خوشبو محسوس کی ۔اور اس کی چادر کا پلو غبار بھی اڑاتا آرہا تھا۔انہوں نے اس سے کہا:اے جبار کی بندی! بھلا تو مسجد سے آئی ہے؟اس نے کہا:ہاں،انہوں نے کہا:تو کیا اسی کے لیے تو نے خوشبو لگائی تھی؟ کہنے لگی ہاں:انہوں نے کہا :میں نے اپنے محبوب ابوالقاسم سے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے"جو عورت اس مسجد کے لیے خوشبو لگا کر آئے اس کی نماز قبول نہیں حتیٰ کہ واپس جائے اور اس اہتمام سے غسل کرے جیسے کہ وہ جنابت سے کرتی ہے۔"

اسی وجہ سے وہ کوشش کرتی ہے،کہ مردوں کو ان عورتوں کی طرف اور عورتوں کو مردوں کی طرف مائل کریں۔آیت میں "ماملكت ايمانهن"کے الفاظ آئے ہیں،بعض فقہاء نے اس سے مراد صرف لونڈیاں لی ہے حالانکہ اس میں غلام بھی شامل ہیں استاد امین احسن اصلاحی لکھتے ہیں۔[15]

"اگر صرف لونڈیاں ہی مراد ہوتی تو صحیح اور واضح تعبیر"او امائهن "لی ہوتی،ایک عام لفظ جو لونڈیوں اور غلاموں دونوں پر مشتمل ہے اس کے لیے استعمال نہ ہوتا۔پھر یہاں اس سے پہلے "نسائهن"کا لفظ آچکا ہے۔جو ان تمام عورتوں پر جیسا کہ واضح ہو چکا ہے۔مشتمل ہے جو میل جول اور خدمت کی نوعیت کی وابستگی رکھتی ہیں۔اس کے بعد لونڈیوں کے علیحدہ ذکر کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔"[16]

چھٹی بات سینے کے بارے میں ہے،کہ یہ بھی صنفی اعضاء میں سے ہے،عورت کے خواہشات جس عمر میں مر جاتے ہیں،تو مردمیں بھی اس کو دیکھ کر کوئی صنفی جذبہ پیدا نہیں ہوتا۔اس عمر میں اگر عورت اپنا کپڑا مردوں کے سامنے اتار دے،تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔لیکن احتیاط کرنا ایسی عورت کا پسندیدہ بات ہے۔اور یہ ان کے لیے بہتر بھی ہے کہ وہ احتیاط کریں۔اور دوپٹہ سینے سے نہ اتاریں۔[17]

قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے:

"وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ اللاتی لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ بِزِيْنَةٍ وَّاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ"[18]

"اور بڑی بوڑھیاں جو اب نکاح کی امید نہیں رکھتی ہیں وہ اگر اپنے دوپٹے اتار دیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ زینت کی نمائش کرنے والی نہ ہوں۔اور اگر احتیاط برتیں تو ان کے لیے بہتر ہے۔اور اللہ سننے والا ہے اور ہر چیز سے واقف ہے۔"

جاوید احمد غامدی لکھتے ہیں کہ سورہ نور میں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ وہ لوگ جو مجبور معذور ہو،یا خود تمہارے لئے کوئی حرج نہیں کہ ایک دوسرے کے گھروں میں آنا،جانا کرو یا بیٹھ کر کھانا کھاو مرد و عورتیں۔"[19]

"مطلب اس کا یہ ہے کہ ان میں سے کسی چیز کو بھی ممنوع قرار دینا پیش نظر نہیں ہے۔اس سے مختلف کوئی بات اگر لوگوں نے سمجھی ہے تو غلط سمجھی ہے۔ملنے جلنے کے جو آداب بتائے جارہے ہیں۔ان سے ربط و تعلق کے لوگوں کو سہارے سے محروم کرنا یا لوگوں کی سوشل آزادیوں پر پابندی لگانا مقصود نہیں ہے۔وہ اگر سمجھ بوجھ سے کام لیں تو یہ سارے تعلقات ان آداب کی رعایت کے ساتھ بھی قائم رکھ سکتے ہیں۔"[20]

قرآن مجید میں اس کے متعلق ارشاد ہوا ہے۔

"لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآىِٕكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِيْقِكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ۚ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ"[21]

"نہ اندھے کے لیے کوئی حرج ہے نہ لنگڑے کے لیے اور نہ مریض کے لیے اور نہ خود تمہارے لیے کہ تم اپنے گھروں سے یا اپنے باپ دادا کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا اپنے زیر تولیت لوگوں کے گھروں سے یا ان دوستوں کے گھروں سے کھاؤ پیو۔ تم پر کوئی گناہ نہیں چاہیے مرد و عورت اکھٹے بیٹھ کر کھاؤ یا الگ الگ۔ (اتنی بات البتہ ضرور ہے کہ) جب گھروں میں داخل ہو تو اپنے لوگوں کو سلام کرو۔ اللہ کی طرف سے مقرر کی ہوئی ایک بابرکت اور پاکیزہ دعا ہے اللہ تمہارے لئے اسی طرح اپنی آیتوں کی وضاحت کرتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔"

جاوید احمد غامدی لکھتے ہیں کہ آداب عام حالات میں یہی ہیں لیکن جب مدینہ میں مسلمان شریف زادیوں پر اشرار نے تہمتیں تراشنا اور تنگ کرنا شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے سورہ احزاب کی آیات نازل فرمائی کہ لوگ نبی ﷺ کی ازواج مطہرات اور عام مسلمان عورتوں کو پہچانے اور ان کو کوئی اذیت نہ ملے۔[22]

قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے۔

"وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا۔يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۔لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا مَّلْعُوْنِيْنَ۔اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا "[23]

"اور جو لوگ مسلمان عورتوں اور مردوں کو ان چیزوں کے معاملے میں اذیت دیتے ہیں جن کا انھوں نے ارتکاب نہیں کیا ہے (انھیں معلوم ہونا چاہئے کہ) انھوں نے ایک بڑے بہتان اور صریح گناہ کا وبال اپنے سر لے لیا ہے (اس صورت حال میں) اے پیغمبر اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں کو ہدایت کر دو کہ (باہر نکلیں تو) اپنی چادر اپنے اوپر ڈال لیا کریں۔ اس سے یہ ممکن ہو جائے گا کہ وہ (دوسری عورتوں سے الگ) پہچانی جائیں اور انھیں اذیت نہ دی جائے۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے اس کی شفقت ابدی ہے۔ یہ منافق اگر (اس کے بعد بھی) اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے اور وہ بھی جن کے دلوں میں بیماری ہے۔ اور وہ بھی جو مدینہ میں جھوٹ اڑانے والے ہیں تو ہم ان کے خلاف تمہیں اٹھا کر کھڑا کریں گے۔ پھر وہ مشکل ہی سے تمہارے ساتھ رہ سکیں گے۔ ان پھٹکار ہو گی، جہاں ملیں گے پکڑے جائیں گے اور عبرت ناک طریقے سے قتل کر دیئے جائیں گے۔"

جاوید احمد غامدی لکھتے ہیں کہ

" اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ "کے الفاظ جو ان آیتوں میں ائے ہیں۔ ان کے سیاق وسباق کو دیکھ کر واضح ہو جاتا ہے کہ یہ ایک وقتی تدبیر تھی مسلمان عورتوں کی ایک شناخت کی کوئی حکم نہیں تھا پردے کا، اس حکم کا مقصد یہ تھا کہ مسلمان عورتوں کو مدینہ کے اوباشوں اور تہمت تراشنے والوں کی شر اور تنگ کرنے سے بچایا جائے۔"[24]

اس وقت جب عورتیں باہر نکلتی یا تو فجر کے بعد یا پھر مغرب کے بعد تو بعض اوباش لوگوں نے ان کو تنگ کرنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ بڑے سنگین واقعات ہو گئے۔ اسی وجہ سے قرآن مجید نے سورہ احزاب میں بتایا۔[25]

"وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا [26]

"اور وہ لوگ جو مسلمان عورتوں اور مردوں کو ان چیزوں کے معاملے میں اذیت دیتے ہیں جن کا انہوں نے ارتکاب نہیں کیا انہوں نے ایک بڑے بہتان اور صریح گناہ کا ارتکاب کیا۔"

آج بھی اگر مسلمان خواتین کو کسی موقعے پر یہ ضرورت محسوس ہوتی ہے، کہ وہ اپنی عزت کی حفاظت کے لیے اس طر

ح کا ا ہتما م کر یں تو ضر و ر کر نی چا ہیئے۔[27]

"عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان النبیﷺ قال: لاتسافہ المراۃ ثلاثۃ ایام إلا مع ذی محرم"[28]

"عبد بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عورتیں تین دن کا سفر ذی رحم محرم کے بغیر نہ کریں۔"

تیسر ی نو عیت کے ا حکا م جن کی طر ف ا شا ر ہ کیا ہے ،وہ ا زو اج مطہر ا ت کی طر ف ہے۔و ہ بھی ا سی طر ح کے صو ر تحا ل تھی منا فقین نے حضو ر ﷺ کے گر انے کو ہد ف بنا یا تھا ۔و ہ اس کے ا سکینڈ لا ئز کر نے کی کو شش کر ر ہے تھے ۔[29]

مر دوزن کا مصافحہ:

جاوید احمد غا مدی کہتے ہیں،کہ ر سمی مصا فحہ کو ئی حر مت کی چیز نہیں ہے ۔یہ ہما ری ہا ں کی ا یک ثقا فت ا ور تہذیب ہے،او ر ہمارے د ین نے ہم کو یہ مز اج د یاہے۔کہ عو رت ا ور مر دوں کے د رمیا ن فا صلہ رہے اور ہمیں یہ فا صلہ رکھنا چا ہیے،اس فا صلے کی وجہ یہ ہے، کہ ہمار ے ہاں بد کا ری ا یک بہت بڑ اجر م ہے۔ا س کی طرف بڑھنے کے سا ر ے ر استے د اخل سے بھی بند ہو نی چا ہیئے،ا ور خا رج سے بھی کو شش کر نی چا ہیئے،کہ آپ ا یسے بند کر دے۔ا یک ر سمی مصا فحہ ہے،ایک لمس ا و ر ا یک مس جس کو د ین نے حر ام قر اردی اہے۔ان د ونو ں میں بہت فر ق ہے۔ر سمی مصا فحہ پر ا س کا ا طلا ق نہیں ہو تا۔ا س سے آ پ ا ختلا ف کر سکتے ہیں۔[30]

جمہور فقہا کے آرا:

اللہ تعا لیٰ نے ا س د نیامیں مر د و ز ن،کے با ہمی ا ختلا ط سے نسلِ ا نسا نی کو پید ا فر ما یا،ا ورد ونو ں کے لیے خصو صی ا حکا م نا زل فر ما ئے،ا و ر اس ا مر کا خا ص ا ہتما م فرما یا کہ ہر ا یک (مر د ہو یا عو رت) ا پنے ا پنے د ائرہ کا رمیں ر ہ کر مصر وف عمل ہو ،تا کہ معا شر ہ پا کیز ہ ر ہے،،،کسی کو بھی ا پنے مقر ر کر د ہ حد و دسے تجا وز کر نے کی ا جا ز ت نہیں د ی۔[31]

ار شادِ خداوندی ہے:

"قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ أَبْصَارِہِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ۔"[32]

نگاہ کا غلط استعمال انسان کے لیے نقصان دہ ہے۔اسی لیے شریعت نے عفت وعصمت کی حفاظت کے لیے "غضِ بصر" کا حکم دیا ہے۔پہلے مردوں کے لیے غض بصر کے حکم میں اہل علم کا موقف ذکر کر کے پھر عورتوں کے لیے اس حکم کا تفصیلی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

مردوں کے لیے غضِ بصر کا حکم:

(۱)اس پر اجماع ہے کہ مرد کے لیے دوسرے مرد کے ستر کے علاوہ پورے جسم کی طرف نظر کرنا جائز ہے۔

(۲)اس پر بھی اہل علم کا اجماع ہے کہ بے ریش لڑکے کو لذت اور اس کی خوبصورتی سے متمتع ہونے کے ارادہ سے دیکھنا حرام ہے۔

مردوں کا عورتوں کی طرف دیکھنے کی تین صورتیں ہیں:

(۱) مرد کا اپنی بیوی کو دیکھنا جائز ہے۔

(۲)مرد اپنی ذی محرم عورتوں کے مواضع زینت کو دیکھ سکتا ہے اور حنفیہ کے نزدیک مواضعِ زینت میں، سر، چہرہ، کان، گلا، سینہ، بازو، کلائی، پنڈلی، ہتھیلی اور پاؤں شامل ہے۔

(۳)مرد کا اجنبیہ عورت کی طرف نظر کرنا،اس میں تفصیل ہے:

اگر مرد کسی عورت سے شادی کا ارادہ رکھتا ہے تو اُس کے لیے اس عورت کا چہرہ دیکھنا جائز ہے۔

امام کاسانیؒ (م ۵۸۷ھ) لکھتے ہیں:

وكذا إذا أراد أن يتزوج امرأة فلا بأس أن ينظر إلى وجهها(33)

بلکہ ایسی عورت کے چہرہ کی طرف نظر کرنے میں جمہور فقہاء کا اتفاق ہے۔

مخطوبہ کی طرف جواز نظر والی حدیث نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

وفيه استحباب النظر إلى وجه من يريد تزوجها وهو مذهبنا ومذهب مالك وأبي حنيفة وسائر الكوفيين وأحمد وجماهير العلماء

ڈاکٹر علاج کی خاطر اجنبیہ کو دیکھ سکتا ہے۔

امام رازی فرماتے ہیں:

يجوز للطبيب الأمين أن ينظر إليها للمعالجة

"شریف الطبع طبیب کے لیے عورت کی طرف بغرضِ علاج نظر کرنا جائز ہے"۔

گواہ عورت کے خلاف گواہی دیتے وقت اور قاضی عورت کے خلاف فیصلہ کرتے وقت اس کا چہرہ دیکھ سکتا ہے۔

علامہ حصکفی (م۱۰۸۸ھ) لکھتے ہیں:

فإن خاف الشهوة أو شك امتنع نظره إلى وجهها .... إلا النظر لحاجة كقاض وشاهد يحكم ويشهد عليها

ہنگامی حالات میں، مثلاً کوئی عورت پانی میں ڈوب رہی ہے یا آگ میں جل رہی ہے تو اس کی جان بچان کے لیے اس کی طرف دیکھا جا سکتا ہے۔

امام رازی لکھتے ہیں:

لو وقعت في غرق أو حرق فله أن ينظر إلى بدنها ليخلصها

معاملہ کرتے وقت عورت کے چہرے کی طرف نظر کی جا سکتی ہے۔

امام کاسانی لکھتے ہیں:

لأن إباحة النظر إلى وجه الأجنبية وكفيها للحاجة إلى كشفها في الأخذ والعطاء

امام نووی لکھتے ہیں:

جواز النظر للحاجة عند البيع والشراء

اور اس کی وجہ یہی ہے کہ بائع یا مشتری معاملہ کرتے وقت اس عورت کو پہچان لے؛ تاکہ اگر کسی وجہ سے چیز واپس کرنی پڑے کسی نقصان وضرر کے وقت، یا بعد میں قیمت وصول کرنی ہو تو دوسری عورتوں سے الگ شناخت کی جا سکے۔

جبکہ بعض اہل علم کی رائے میں خرید وفروخت کے وقت عورت کا چہرہ کھولنا یا مرد کا دیکھنا جائز نہیں ہے؛ اس لیے کہ یہ ایسی ضرورت نہیں ہے کہ جس کے بغیر کوئی چارئہ کار نہ ہو؛ چونکہ عورتیں بیع وشرا نقاب وحجاب کے ساتھ بھی کر سکتی ہیں۔ اور یہی بات عصرِ حاضر کے لحاظ سے زیادہ مناسب ہے؛ اس لیے کہ آج کل تو باقاعدہ خریدی ہوئی چیز کی رسید مل جاتی ہے، جس سے اس چیز کے واپس کرنے میں مزید کسی شناخت کی ضرورت نہیں ہے۔ مذکورہ بالا صورتوں کے علاوہ بغیر کسی حاجت اور ضرورت کے اجنبیہ کی طرف دیکھنے میں جمہور فقہاء اور حنفیہ کے درمیان اختلاف ہے۔

حنفیہ کے نزدیک فتنہ اور شہوت سے بے خوف ہونے کی صورت میں اجنبیہ عورت کی طرف دیکھنا جائز ہے؛ مگر ائمہ ثلاثہ کے نزدیک فتنہ اور شہوت کا خوف ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں بلا ضرورت اجنبیہ عورت کی طرف دیکھنا ناجائز ہے۔ ائمہ کے موقف کی تفصیل اور دلائل کے نقل کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ فتنہ اور شہوت کا مفہوم واضح کیا جائے؛ تاکہ بات کا سمجھنا آسان ہو۔

فتنہ کا معنی:

علامہ شامی (م۱۲۵۲ھ) لکھتے ہیں:

(قوله بل لخوف الفتنة) أي الفجور بها قاموس أو الشهوة

فتنہ سے مراد گناہ یا شہوت ہے۔

شہوت کی تعریف:

علامہ شامی لکھتے ہیں:

أنہا میل القلب مطلقا

''شہوت کسی کی طرف دل مائل ہونے کا نام ہے''۔

علامہ شامی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

بیان الشہوة التی ہی مناط الحرمةأن یتحرک قلبُ الإنسان ویمیلَ بطبعہ إلی اللذة

تفصیلی موقف جمہور کا

فقہ مالکہ کا موقف:

علامہ بن رشد مالکی

ولا یجوز لہ أن ینظر إلی الشابة إلا لعذر من شہادة أو علاج

امام بن عربی مالکی لکھتے ہیں:

لا یحل للرجل ان ینظر الی المرأة

'' آدمی کے لیے حلال نہیں کہ وہ عورت کی طرف دیکھے''۔

شوافع کا موقف:

امام ابو اسحاق شیرازی (م۴۷۶ھ) لکھتے ہیں:

وأما من غیر حاجة فلا یجوز للأجنبی أن ینظر إلی الأجنبیة

''اور بہر حال بلاضرورت اجنبی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اجنبی عورت کی طرف دیکھے''۔

امام غزالی (م۵۰۵ھ) لکھتے ہیں:

نظر الرجل الی المراة.... وان کانت اجنبیة حرم النظرالیہا مطلقا

حنابلہ کا موقف:

شیخ الاسلام ابن قدامہ (م۶۲۰ھ) لکھتے ہیں:

فأما نظر الرجل إلی الأجنبیة من غیر سبب فإنہ محرم إلی جمیعہا فی ظاہر کلام أحمد

فقہاء کے دلائل:

۱- قرآنی دلائل

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ

امام شافعی (م۲۰۴ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

فرض اللہ علی العینین أن لا ینظر بہما إلی ماحرم اللہ، وأن یغضہا عما نہاہ

۲-آیت کریمہ:

وَاِذَا سَاَلْتُمُوْہُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْہُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں:

فی ہذ ہ الآیة دلیل علی أن اللہ تعالی أذن فی مسألتہن من وراء حجاب، فی حاجة تعرض، أو مسألة یستفتین فیہا، ویدخل فی ذلک جمیع النساء بالمعنی

معلوم ہوا مردوں کے لیے عورتوں کو دیکھنا جائز نہیں؛اسی لیے پردے کی آڑ میں عورتوں سے سوال کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

۳-حضرت ابوہریرہ کی روایت:

إِنَّ اللهَ إِذَا كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّہُ مِنْ الزِّنَا أَدْرَکَ ذَلِکَ لَا مَحَالَةَ فَالْعَيْنَانِ تَزْنِيَانِ، وَزِنَاہُمَا النَّظَرُ، وَالْيَدَانِ تَزْنِيَانِ وَزِنَاہُمَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلَانِ تَزْنِيَانِ وَزِنَاہُمَا الْمَشْيُ؛ وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَہِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِکَ أَوْ يُكَذِّبُہُ

۴-نبی ﷺ کا حضرت علی سے فرمان:

يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ، فَإِنَّ لَکَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَکَ الآخِرَةُ

”اے علی! نظر کی پیروی مت کر؛اس لیے کہ پہلی نظر تو جائز ہے؛مگر دوسری نگاہ جائز نہیں“۔

۵-حضرت علی کی روایت ہے:

أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أَرْدَفَ الْفَضْلَ فَاسْتَقْبَلَتْہُ جَارِيَةٌ مِنْ خَثْعَمٍ فَلَوَى عُنُقَ الْفَضْلِ فقَالَ اَبُوہُ الْعَبَّاس لَوَيْتَ عُنُقَ ابْنِ عَمِّکَ قَالَ رَأَيْتُ شَابًّا وَشَابَّةً فَلَمْ آمَنِ الشَّيْطَانَ عَلَيْہِمَا

امام غزالی:

ومنہم من جوز النظر الی الوجہ حیث تومن الفتنة..... وہو بعید لان الشہوة وخوف الفتنة امر باطن فالضبط بالأنوثة التی ہی من الاسباب الظاہرة أقرب الی المصلحة

امام غزالی کی مذکورہ عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ اگر عورت کی طرف نظر کرنے کو فتنہ سے امن میں ہونے کی صورت میں جائز قرار دیا جائے تو ایسا ممکن نہیں ہے؛اس لیے کہ شہوت اور فتنہ کے خوف کا تعلق انسان کے ظاہر سے نہیں؛بلکہ باطن سے ہے اور کسی کے باطن میں کیا ہے؟کوئی دوسرا فرد نہیں جانتا؛چنانچہ فتنہ کے خوف کو ضابطہ بنانے کے بجائے اگر یہ ضابطہ بنایا جائے کہ عورت کی طرف بلاوجہ نظر کرنا ہی جائز نہیں،یہ اسباب ظاہرہ اور مصلحت کے زیادہ قریب ہے۔

مفتی محمد شفیع دیوبندی احکام القرآن للتھانوی میں لکھتے ہیں:

” اور اجنبیہ عورت کے چہرے اور ہتھیلیوں کی طرف نظر کرنا ،مالکیہ ،شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک حرام ہے۔خواہ فتنہ کا خوف ہو یا نہ ہو۔اور ان حضرات کا خیال ہے،کہ خوبصورت چہرے کی طرف دیکھنا فتنہ کو لازم کرتا ہے،اور عام طور پر دل میں میلان پیدا ہو جاتا ہے۔لہٰذا،اجنبیہ کی طرف نظر کرنا ،خود فتنہ کے قائم مقام ہے۔جس طرح کہ نیند کو خروج ریح کے احتمال کی وجہ سے اس کے قائم مقام کر دیا گیا ہے۔اور محض سونے سے،وضو کے ٹوٹنے کا حکم لگا دیا جاتا ہے،خواہ ریح کا خروج ہو یا نہ ہو،اور اسی طرح خلوت صحیحہ عورت کے ساتھ وطی کے قائم مقام ہے تمام احکام میں عام ازیں کہ اس خلوت میں وطی پائی گئی ہو یا نہ پائی گئی ہو“۔

معلوم ہو کہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک مرد کے لیے عورت کے چہرے کی طرف بلا ضرورت نظر کرنا جائز نہیں،اور اس کی وجہ یہ ذکر کی گئی ہے کہ اکثر حالات میں خوبصورت عورت کا چہرہ دیکھ کر انسان اس کی طرف مائل ہو کر فتنہ میں واقع ہو سکتا ہے۔لہٰذا جس طرح، نیند کو خروج ریح کے قائم مقام قرار دے کر وضو ٹوٹنے کا حکم لگا دیا جاتا ہے خواہ ہوا خارج ہو یا نہ ہو۔اور خلوت صحیحہ میں وطی نہ پائی گئی ہو؛مگر اس خلوت کو وطی کے قائم مقام کر کے احکام جاری کیے جاتے ہیں۔اسی طرح عورت کی طرف نظر کرنے سے انسان فتنہ میں پڑ سکتا ہے،لہٰذا اجنبیہ کی طرف نظر کرنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص فتنہ میں واقع ہو جائے۔

حنفیہ کا موقف:

حنفیہ کے نزدیک بلا شہوت اجنبیہ عورت کے چہرہ اور ہتھیلی کی طرف نظر کرنا جائز ہے۔

امام ابو بکر جصاص (م ۳۷۰ھ) لکھتے ہیں:

جاز للأجنبی أن ینظر من المرأة إلی وجہہا ویدیہا بغیر شہوة

امام کاسانی لکھتے ہیں:

فلا یحل النظر للأجنبی من الأجنبیة الحرة إلی سائر بدنہا إلا الوجہ والکفین

صاحب ہدایہ علامہ مرغینانی (م ۵۹۳ھ) لکھتے ہیں:

ولا یجوز أن ینظر الرجل إلی الأجنبیة إلا وجہہا وکفیہا

حنفیہ کے دلائل:

۱-ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِہِمْ

اس آیت میں مردوں کو غضِ بصر کا حکم دیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اجنبیہ کی طرف بالکل دیکھنا جائز نہیں؛ مگر حنفیہ نے سورۃ النور کی درج ذیل آیت کی وجہ سے چہرے اور ہتھیلیوں کا استثنا کیا ہے۔

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا

حضرت عبداللہ بن عباس نے ''اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا'' کی تفسیر سرمہ اور انگوٹھی سے کی ہے۔ سرمہ چونکہ آنکھ میں ڈالا جاتا ہے اور انگوٹھی ہاتھ میں ہوتی ہے؛ لہٰذا زینت ظاہرہ سے مراد چہرہ اور ہتھیلی ہے۔ اور حضرت ابن عباس سے دوسری روایت بھی ہے جس میں آپ نے '' اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا'' کی تفسیر ہتھیلی اور چہرہ سے کی ہے۔ چہرہ اور ہتھیلیوں کے علاوہ باقی اعضاء اسی نہی کے حکم میں داخل ہیں۔ چنانچہ اجنبی مرد کے لیے اجنبیہ کے چہرے اور ہتھیلیوں کے علاوہ باقی جسم کی طرف نظر کرنا حلال نہیں؛ لیکن اگر عورت کی طرف نظر کرنے میں شہوت کا اندیشہ ہو تو پھر عورت کے چہرے کو دیکھنا حلال نہ ہوگا۔

امام شمس الائمہ سرخسی (م ۴۸۳ھ) اس مسئلہ پر بڑی تفصیلی بحث کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

وہذا کلہ إذا لم یکن النظر عن شہوة فإن کان یعلم أنہ إن نظر اشتہی لم یحل لہ النظر إلی شیء منہا..... وکذلک إن کان أکبر رأیہ أنہ إن نظر اشتہی لأن أکبر الرأی فیما لا یتوقف علی حقیقتہ کالیقین

امام کاسانی لکھتے ہیں:

إنما یحل النظر إلی مواضع الزینة الظاہرة منہا من غیر شہوة فأما عن شہوة فلا یحل لقولہ علیہ الصلاة والسلام اَلْعَيْنَانِ تَزْنِيَانِ ولیس زنا العینین إلا النظر عن شہوة ولأن النظر عن شہوة سبب الوقوع فی الحرام فیکون حراما إلا فی حالة الضرورة

اور آنکھوں کا زنا شہوت والی نظر سے ہوتا ہے۔ اور شہوت بھری نظر حرام میں واقع ہونے کا سبب ہے، لہٰذا وہ حرام ہوگی سوائے مجبوری کی حالت میں۔

۲-نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من نَظَرَ إِلَى مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ أَجْنَبِيَّةٍ عَنْ شَهْوَةٍ صُبَّ فِي عَيْنَيْهِ الآنک يَوْمَ الْقِيَامَةِ

مذکورہ بالا دلائل کی بناء پر حنفیہ کے نزدیک فتنہ اور شہوت کا خوف نہ ہونے کی صورت میں عورت کے چہرہ کی طرف نظر کی جاسکتی ہے۔ اور اگر فتنہ کا اندیشہ ہو تو پھر عورت کا چہرہ دیکھنا منع ہوگا اس لیے کہ عورت کی اصل خوبصورتی تو اس کے چہرہ میں ہوتی ہے۔

امام سرخسی لکھتے ہیں:

ولأن حرمة النظر لخوف الفتنة وعامة محاسنہا فی وجہہا فخوف الفتنة فی النظر إلی وجہہا أکثر منہ إلی سائر الأعضاء

اور اگر فتنہ کا خوف نہیں ہے تو پھر عورت کی طرف دیکھنا بھی حرام نہیں ہے؛ مگر چونکہ اس زمانے میں بے راہ روی اور عریانی وفحاشی کا سیلاب نہایت تیزی کے

ساتھ بڑھتا جارہاہے اوراس شرط کا فی زمانہ پایاجانا مشکل ہے؛اس لیے متاخرین حنفیہ نے مطلقاً عورت کے چہرے کی طرف دیکھنے سے منع کیا ہے۔

علامہ حصکفی لکھتے ہیں:

فإن خاف الشهوة أو شک امتنع نظره إلی وجهها فحل النظر مقيد بعدم الشهوة وإلا فحرام وهذا فی زمانهم وأما فی زماننا فمنع من الشابة قهستانی وغيره إلا النظر لحاجة کقاض وشاهد يحکم ويشهد عليها

نتیجہ اور تجزیہ:

مذکورہ بالا بحث سے معلوم ہوا کہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک مرد کے لیے عورت کی طرف بلا ضرورت دیکھنا جائز نہیں ،اورمتقدمین حنفیہ کے نزدیک فتنہ سے مامون ہونے کی صورت میں مرد کے لیے عورت کی طرف دیکھنا جائز ہے ؛

مگرچونکہ اب وہ حالات نہیں رہے ،عریانی اور فحاشی بڑھتی جارہی ہے،اس لیے متاخرین حنفیہ کے نزدیک بلاضرورت مرد کا اجنبی عورت کی طرف دیکھنا جائز نہیں ہے،

چنانچہ اب یہ کہا جا سکتا ہے،کہ اب جمہور فقہا کا اس بات پر اتفاق ہے،کہ مرد کے لیے بلا ضرورت عورت کی طرف دیکھنا جائز ہے۔[34]

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1]۔ میزان، جاوید احمد غامدی، ص462
Meezan Javed Ahmad Ghamdi :462
[2]۔ النور: 31-27
Al Noor:27-31
[3]۔ میزان، جاوید احمد غامدی، ص462
Meezan Javed Ahmad Ghamdi :462
[4]۔ صحیح بخاری، کتاب الاستیذان، باب التسلیم ولا ستذان ثلاثا، حدیث نمبر6245
Sahih Al Bukhari Hadees No:6245
[5]۔ میزان، جاوید احمد غامدی، ص462
Meezan Javed Ahmad Ghamdi :464
[6]۔ صحیح بخاری، کتاب الاستئذان، باب الاستئذان من اجل البصر، حدیث نمبر6241
Sahih Al Bukhari Hadees No:6241
[7]۔ میزان، جاوید احمد غامدی، ص463
Meezan Javed Ahmad Ghamdi :463
[8]۔ صحیح بخاری، کتاب الاستئذان، باب، زنا الجوارخ دون الفرج، حدیث نمبر 6243
Sahih Al Bukhari Hadees No:6243
[9]۔ صحیح مسلم شریف، کتاب الاداب، باب نظر الفجاۃ، حدیث نمبر 5644
Sahih Al Muslim Hadees No:5644
[10]۔ صحیح بخاری، کتاب جزاء الصید، باب، حج المراۃ عن الرجل، حدیث نمبر 1855
Sahih Al Bukhari Hadees No:1855
[11]۔ میزان، جاوید احمد غامدی، ص462
Meezan Javed Ahmad Ghamdi :462
[12]۔ انٹرویوں، دنیا نیوز لاہور، 4 اگست 2018
InterviewDunya News Lahoor , 4 Aug , 2018
[13]۔ میزان، جاوید احمد غامدی، ص464
Meezan Javed Ahmad Ghamdi :464
[14]۔ ابی داود، کتاب، الترجل، باب ماجاء فی المراۃ تتطیب للخروج، حدیث نمبر 4174
Sunan Abi Dawood Hadees No:4174
[15]۔ میزان ،جاوید احمد غامدی، ص 464
Meezan Javed Ahmad Ghamdi :464
[16]۔ تدبر قرآن امین احسن اصلاحی، ج5، ص398
Tadabbur e Quuran : Amin Ahsan Islahi : J5 , Page 398
[17]۔ میزان، جاوید احمد غامدی، ص466
Meezan Javed Ahmad Ghamdi :464
[18]۔ النور: 60
Alnnoor :60
[19]۔ میزان، جاوید احمد غامدی، ص467
Meezan Javed Ahmad Ghamdi :467
[20]۔تفسیر البیان، جاوید احمد غامدی، ج3، ص456
Tafseer Albayan Javed Ahmad Ghamdi :456
[21]۔ النور: 61
Alnnor :61
[22]۔ میزان، جاوید احمد غامدی، ص468
Meezan Javed Ahmad Ghamdi :468
[23]۔ الاحزاب: 60-58
Al Ahzab :58,59,60
[24]۔ میزان، جاوید احمد غامدی، ص468
Meezan Javed Ahmad Ghamdi :468

1-پروگرام، الف، میزبان، حنیف احمد، جیونیوز، 15 فروری 2015

https://youtu.be/41JuR-OdlnA

Program Alif, Guest Haneef Ahmad Geo news 15 Feb , 2015

[26]-الاحزاب:58

Al Ahzab :58

[27]-پروگرام، الف، میزبان، حنیف احمد، جیونیوز، 15 فروری 2015

https://youtu.be/41JuR-OdlnA

Program Alif, Guest Haneef Ahmad Geo news 15 Feb , 2015

[28]- صحیح بخاری، کتاب تقصیر الصلاة، باب فی کم یعصر الصلاة، حدیث 1086

Sahih Al Bukhari , Book Tqseer Alsalat , Chapter kamYaasirAlslat HadeesN:1086

[29]- پروگرام، الف، میزبان، حنیف احمد، جیو نیوز، 15 فروری، 2015

https://www.facebook.com/javedahmadghamidi/vedio

Program Alif, Guest Haneef Ahmad Geo news 15 Feb , 2015

Al-Mawrid official.https://youtu.be/KjikqPKF/fMIM Published on Fed 2, 2019 -[30]

[31] ***ماہنامہ دارالعلوم ، شمارہ 5، جلد : 99 ، رجب 1436 ہجری مطابق مئی 2015ء (غازی عبدالرحمن قاسمی)***

Monthly Magazine Dar Ul Uloom ,May 2015 :Ghazi Abdul Rehman Qasmi M,No:05

[32] (النور:۳۰)

Alnnoor :30

[33] امام الکاسانی، علاوالدین، البدائع والصنائع فی ترتیب الشرائع، بیروت، دارالکتاب العربی، ۱۹۸۲/، جلد ۵، صفحہ ۱۲۲،

Alkasani , Elawul Din , Albadaye Walsnnae , Beeroot , J5 , Page :122

[34] حصکفی، الدرالمختار، جلد ۶، صفحہ ۳۷۰، الطرابلسی، المالکی

Hafsaki ,Durr ul Mukhtar , j6,Page :370